Fikr-o-Nasar (Islamabad) 3:2 (1965)

"عملیات" ــــ شرعی نقطہ نظر سے

رفیع اللہ

'' ایک مرتبہ ایک شخص کا مقدمہ سہارن پور میں ڈپٹی ظہیر عالم کی عدالت میں پیش ہوا ۔ وہ شخص عابد حسین صاحب دیو بندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مقدمہ میں کامیابی کا تعویذ مانگا۔ حاجی صاحب نے دے دیا اور فرمایا کہ جب عدالت میں جانا ، تو اس کو اپنی پگڑی میں رکھ لینا ۔ وہ شخص جب عدالت میں اجلاس پر پہنچا اور ڈپٹی نے کچھ سوال کیا تو اس کو یاد آیا کہ تعویذ بھول گیا ہوں ۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب سے کہا کہ اجی ابھی ٹھہر جاؤ۔ میں دیوبند والے حاجی کا صاحب تعویذ لایا ہوں۔ اس کو لے آؤں تب پوچھنا ۔ ڈپٹی صاحب یہ سن کر ہنسے کیونکہ وہ عملیات پر اعتقاد نہ رکھتے تھے ۔

جب وہ شخص تعویذ لے آیا ۔ تب کہا ۔ پوچھو کیا پوچھ رہے تھے ۔ ڈپٹی صاحب نے کچھ سوالات کئے اور پھر اپنے خیال میں قصداً اس مقدمہ کو بگاڑ دیا ۔ مگر جب فیصلہ لکھ کر پڑھنے بیٹھے تو وہ موافق تھا ۔ یہ دیکھ کر ڈپٹی صاحب پشیمان ہوئے ۔ حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت خواہ ہوئے ۔ حضرت نے فرمایا کہ عمل کا یہ اثر ہوتا ہے کہ بعض اوقات جب وہ معمول پر اثر انداز ہوتا ہے تو اس کا دماغ صحیح نہیں رہتا اور جب دماغ صحیح نہیں رہتا تو کام بھی ایسے ہی ہوتے ہیں '' (۱)

(۱) ماہنامہ ''تذکرہ'' دارالعلوم دیو بند بابت فروری سنہ ۱۹۶۵ ع عنوان معارف و حقائق ۔

ہمارے معاشرہ میں گنڈے اور تعویذ جو مقام رکھتے ہیں ، اس کا صحیح اندازہ اوپر والے واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے ۔ عوام تو عوام اکثر خواص بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ یہ خالص اسلامی چیز ہے اور پھر ان کے روحانی اثرات کا تذکرہ ایسے انداز میں کیا جاتا ہے کہ عامۃ الناس اسے ایسا سمجھنے پر مجبور ہیں ۔ اس مضمون میں ہم ان کی اسلامی حیثیت متعین کرنے کی کوشش کریں گے ۔

اس سے انکار نہیں کہ مختلف زمانوں میں الفاظ کے نفسیاتی اثر سے فائدہ اٹھایا جاتا رہا ہے ۔ اس میں مذہب کی کوئی تخصیص نہیں ۔ مختلف قوموں اور ملکوں میں اس کا استعمال کسی نہ کسی شکل و صورت میں رواج پذیر رہا ہے ۔ آج کل بھی سائیکوتھراپی (۲) کی صورت میں اس کی ترقی یافتہ شکل موجود ہے ۔ لیکن ایک مذہبی طبقہ نے اکثر ان عملیات کو مذہبی تقدیس کا درجہ دیا اور اس طرح مذہب کے نام پر جاہل عوام کو خوب لوٹا گیا ۔ یہ شغل ابھی تک جاری ہے بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ وسیع پیمانے پر ۔ جس کی تفصیل میں جانا تحصیل حاصل ہے کیونکہ اکثر قارئین اس سے بخوبی واقف ہیں ۔

ظہور اسلام سے پہلے کے زمانہ میں عرب میں یہ کاروبار زوروں پر تھا ۔ جس کی اجارہ داری یہود کے پاس تھی۔ اس جھاڑ پھونک کا اثر بھی ہوتا تھا۔ اس لئے اسلام لانے کے بعد بھی بہت سے مسلمان ان کے قائل رہے اور ان سے جھاڑ پھونک کرواتے تھے ۔ اس کا اندازہ حضرت زینب کے اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے جو علامہ ابو بکر جصاص نے سورہ الفلق کی تفسیر کے ذیل میں دیا ہے :—

عن زینب امراة عبداللہ عن عبداللہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول : ان الرقى والتمائم والتولة (۳) شرك . قالت : قلت لم تقول هذا واللہ لقد كانت عینی تقذف فكنت اختلف الى فلان الیهودی یرقینی فاذا رقانی سكنت . فقال عبد اللہ : انما

(2) Psycho-therapy

(۳) ان کی تفسیر آگے آئے گی ۔

ذلك عمل الشيطان كان ينخسها بيده فاذا رقاها كف عنها ۔
انما يكفيك ان تقولى كما كان رسول الله صلى عليه وسلم
يقول اذهب البأس رب الناس اشف انت الشافى لاشفاء
الاشفاءك شفاء لايغادر سقماً (۴)

(ترجمه) حضرت زینب حضرت عبد اللہ کی زوجه حضرت عبد اللہ سے روایت کرتی ھیں که انہوں نے کہا که میں نے رسول اللہ صلعم کو یه فرماتے سنا که جھاڑ پھونک (دم کرنا) اور گنڈے تعویذ شرک ھیں - حضرت زینب نے انہیں ٹوکا که ایسا کیوں کہتے ھو - میری آنکھ بہتی تھی - تو میں فلاں یہودی کے پاس دم کرانے گئی - جب اس نے دم کیا تو میری تکلیف جاتی رھی - حضرت عبد اللہ نے فرمایا که یه شیطانی عمل تھا جسے وہ ھاتھ سے چھوتا تھا - جب دم کیا تو ھٹ گیا - تیرے لئے وھی دعا کافی ھے جو حضور صلعم ایسے موقعوں پر فرماتے تھے - اے باری تعالیٰ میری مصیبت دور فرما - صرف تو ھی شفا دینے والا ھے - تیری شفا کے سوا شفا نہیں اور جو کوئی بیماری نہیں چھوڑتی -

اس روایت سے یه حقیقت اچھی طرح واضح ھو جاتی ھے که دم کرنا اور اس سے جو اثرات مرتب ھوتے ھیں، وہ کسی خاص مذھب سے تعلق نہیں رکھتے - اسلام کے دشمن ھوتے ھوئے بھی یہود کے دم میں اثر تھا لیکن حضور صلعم کے ارشادات سے معلوم ھوتا ھے که یه چیز اسلام کے مزاج سے میل نہیں کھاتی - اس لئے شرک ھے - وہ شرک جو اسلام میں سب سے بڑا گناہ ھے - ان الشرک لظلم عظیم - (لقمان - ۱۳) بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ھے - چنانچه اس موضوع پر اور بھی بہت سی احادیث ھیں جو اس

---

(۴) احکام القرآن للجصاص مطبعة البهية المصرية جلد ۳ صفحه ۵۸۷

بات پر دلالت کرتی ھیں کہ اسلام ان چیزوں کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا ۔ اور ھر طرح اس نے اس کی حوصلہ شکنی کی ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ھے :—

قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: ان الرقي والتمائم والتولة شرك - رواه احمد وابو داود وابن ماجه والتولة ضرب من السحر قال الاصمعي هو تحبب المراة الى زوجها (۵)

(ترجمہ) فرماتے ھیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ھوئے سنا کہ دم کرنا اور گنڈے تعویز شرک ھیں ۔ یہ حدیث مسند احمد ' سنن ابو داؤد اور ابن ماجہ میں آئی ھے ۔ اور تولہ (جس میں گنڈا اور تعویذ دونوں کا مفہوم شامل ھے) جادو کی ایک قسم ھے ۔ اصمعی کہتے ھیں اس عمل سے عورت کو خاوند کے نزدیک زیادہ محبوب بنایا جاتا تھا ۔

ائمہ حدیث کے نزدیک یہ حدیث صحیح ھے ۔

حديث ابن مسعود اخرجه ايضاً الحاكم وصححه وصححه ابن حبان -

حضرت ابن مسعود کی اس حدیث کو حاکم نے بھی روایت کیا ۔ اور اسے صحیح قرار دیا ۔ ابن حبان نے بھی اسے صحیح قرار دیا (۶)

علامہ شوکانی التمائم کی شرح کرتے ھوئے لکھتے ھیں :—

والتمائم جمع تميمة وهي خرزات كانت العرب تعلقها على اولادهم يمنعون بها العين فى زعمهم فابطله الاسلام (۷)

---

(۵) نیل الاوطار للشوکانی قاھرہ ۱۹۶۱ جلد ص ۲۱۸
(۶) ایضاً ص ۲۱۹
(۷) ایضاً ص ۲۲۰

تمائم جس کی جمع تمیمۃ ھے، یہ کوڑیاں عرب اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لئے بطور تعویذ استعمال کرتے تھے - اسلام نے اسے باطل قرار دیا -

اور التولۃ کی جس میں گنڈا اور تعویذ دونوں کا مفہوم شامل ھے، تفسیر خود حدیث کے راوی کی زبانی سنئے -

وقد جاء تفسیر التولة عن ابن مسعود کما اخرجه الحاکم وابن حبان وصححاه انه دخل علی امراته وفی عنقها شیء معقود فجذبه فقطعه ثم قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ان الرقی والتمائم والتولة شرك . قالوا: یا ابا عبد الله هذه التمائم والرقی قد عرفناها فما التولة ؟ قال : شئي یصنعه النساء یتحببن الی ازواجهن یعني من السحر او قرطاس یکتب فیه شئي منه یتحبب به النساء الی قلوب الرجال او الرجال الی قلوب النساء (۸)

(ترجمہ) اور التولۃ کی تفسیر حضرت ابن مسعود نے یوں بیان کی - اسے حاکم اور ابن حبان نے بطور صحیح روایت بیان کیا ھے کہ ایک دفعہ حضرت ابن مسعود نے اپنی بیوی کے گلے میں تعویذ دیکھا تو اسے کھینچ کر کاٹ دیا - اور فرمایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلعم کی زبانی سنا تھا کہ دم کرنا اور گنڈے تعویز سب شرک ھیں - لوگوں نے کہا کہ دم کرنا اور تعویز لٹکانا تو ھم جانتے ھیں لیکن یہ التولۃ کیا چیز ھے- کہ یہ جادو ایسی چیز ھے جسے عورتیں مردوں کی محبت حاصل کرنے کے لئے کرتی ھیں اور کہا گیا ھے کہ یہ ایک دھاگا ھوتا ھے جس پر جادو جیسی چیز سے پھونک ماری جاتی ھے یا کاغذ پر لکھا جاتا ھے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کی محبت حاصل کرسکیں -

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ملتے ھیں کہ جو لوگ جھاڑ پھونک یا گنڈے تعویذ وغیرہ کرتے تھے رسول اللہ صلعم نے ان سے مندرجہ ذیل الفاظ میں ناراضگی کا اظہار کیا -

---

(۸) نیل الاوطار حوالہ سابقہ

وعن عقبہ بن عامر سمعت رسول اللہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من تعلق تمیمة فلا اتم اللہ لہ ومن تعلق ودعة فلا ودع اللہ لہ ۔ رواہ احمد (۹)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کوڑیوں کے تعویذ لٹکائے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جس نے ودعة لٹکائے (اس کے معنی بھی کوڑیوں کے تعویذ ہیں) اللہ تعالیٰ اسے سکون نہ دے ۔

بعض حالتوں میں دم کرانے کی اجازت

ایسے معاشرے میں جہاں جھاڑ پھونک کا کاروبار اس حد تک پہنچ گیا ہو' کہ کوئی شخص اس کے بغیر نوالہ بھی نہ توڑتا ہو تو اسے یک لخت بالکلیہ ختم نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ بعض احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلعم نے دو تین صورتوں میں دم کرانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ لیکن آپ نے جس قسم کی اجازت دی تھی اس کا مروجہ دموں سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے ۔ وہ ایک قسم کی دعائیں تھیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ والی مذکورۃ الصدر حدیث کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے ۔

تقولی کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذھب البأس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءك شفاء لا یغادر سقماً ۔

ایسا کہو جس طرح کہ رسول اللہ صلعم ایسے موقعوں پر فرماتے تھے کہ اے باری تعالیٰ میری مصیبت دور فرما ۔ صرف تو ہی شفا دینے والا ہے ۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں جو کوئی بیماری باقی نہیں چھوڑتی ۔

دم کرانے کا ذکر ایسی بیماریوں کے ضمن میں آیا ہے جن میں توجہ کا اثر ہو سکے مثلاً نظر کا لگنا ۔ بچھو یا سانپ کا کاٹنا ۔ ان حالتوں میں دعا اور توجہ کا اثر ہو جاتا ہے ۔ اس لئے رسول اللہ صلعم نے اس کی اجازت دی ۔ بعض ائمہ کے

---

(۹) نیل الاوطار صفحہ ۲۱۸

نزدیک یہ اجازت صرف دو صورتوں تک محدود ہے اور بعض کے نزدیک تین تک جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے :—

وعن انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی رقیة من العین والحمة والنمله رواہ ومسلم احمد والترمذی وابن ماجه والنملة فروح تخرج من الجنب (۱۰)

(ترجمہ) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور صلعم نے نظر لگنے ' بچھو کے کاٹے اور نملۃ کو دم کرنے کی اجازت دی تھی ۔ یہ حدیث مسند احمد ، صحیح مسلم ' ترمذی اور ابن ماجہ میں آئی ہے ۔ نملة سے مراد ایک پھوڑا تھا جو پہلو میں نکلتا تھا ۔ جو حضرات اس اجازت کو صرف دو صورتوں تک محدود سمجھتے ہیں ' وہ حضرات عمران بن حصین کی اس حدیث کو پیش کرتے ہیں :—

وقال قوم لا تجوز الرقية الا من عين والحمة كما فی حديث عمران بن حصين لا رقية الا من عين او حمة (۱۱)

(ترجمہ) کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ صرف نظر لگنے اور بچھو کاٹنے کی صورت میں ہی دم کرانا جائز ہے ۔ جیسا کہ عمران بن حصین کی حدیث میں ہے کہ دم صرف انہی دو چیزوں تک محدود ہے ۔

جیسا کچھ بھی ہو چاہے دو صورتیں ہوں یا تین ۔ ان صورتوں میں دم کرانے کی کسی حد تک تو اجازت ملتی ہے لیکن کچھ لکھ کر گلے میں لٹکانا یعنی تعویذ باندھنے کے متعلق تو بالکل کسی قسم کی اجازت نہیں ملتی ۔ باوجود سخت تلاش کے تعویذ لٹکانے کی تائید میں کوئی ضعیف حدیث بھی نظر سے نہیں گزری ۔ بلکہ اسے سخت ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ انہی چیزوں کو خالص اسلامی کہہ کر پیش کیا جا رہا ہے ۔

---

(۱۰) نیل الاوطار صفحہ ۲۱۹

(۱۱) ایضاً

یہ نہ سمجھ لیں کہ دو تین صورتوں میں حضور صلعم نے جو دم کرانے کی اجازت دی ہے - آپ اسے پسند فرماتے تھے بالکل نہیں بلکہ جو لوگ ان چیزوں سے بچتے ہیں ' انہیں آپ نے خوشخبری سنائی ہے کہ وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل کئے جائیں گے - دوسرے الفاظ میں آپ ان صورتوں میں بھی اجازت دینے کے باوجود حوصلہ افزائی نہیں کی امام بخاری نے اس موضوع پر ایک خاص باب قائم کیا ہے جس کا عنوان ہے " (باب من لم یرق) جو دم نہ کرائے -

ان میں عمران بن حصین کی روایت کے بعد - بڑی لمبی چوڑی تفصیل کے بعد نقل کیا ہے کہ امت محمدیہ میں سے ستر ہزار ایسے اشخاص جنت میں بغیر کسی حساب کے داخل کئے جائیں گے جن کی خصوصیات یہ ہوں گی :-

فقال ہم الذین لایسترقون ولا یتطیرون ولا یکتوون وعلی ربہم یتوکلون - (۱۲)

حضور صلعم نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو دم نہیں کراتے اور بد شگونی نہیں لیتے اور نہ داغ دیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں -

ان ساری تفصیلات سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ شریعت اسلامیہ میں تعویذ لٹکانے کا کوئی جواز نہیں اور محدود صورتوں میں جو دم کی اجازت ہے وہ بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھی گئی -

---

(۱۲) صحیح بخاری ' کتاب الطب ' نمبر ۷۹ ' باب "من لم یرق"